# عمل سے زندگی بنتی ہے

تحریر و ترتیب

حافظ محمد زمان خان چشتی سیالوی

بزم عشاق

ادارہ نجم الھدیٰ جامع مسجد عمر رضی اللہ عنہ نیو پٹھان والا جھنگ روڈ فیصل آباد
0300-6661755

بھلوں کو بھلی لاج

# اعلامیہ

لجپال لجپال
پیر سیالؒ
پیر سیالؒ

بحکم غریب نواز حضور امیر شریعت، نائب شیخ الاسلام خواجہ محمد حمید الدین سیالوی رحمۃ اللہ علیہ

## مقام تقریب آستانہ مقدسہ سیال شریف

بوقت 12:30 بجے دن بتاریخ 19 ذیقعدہ 1440 ہجری مطابق 23 جولائی 2019ء بروز منگل

اشاعت وارث نسبت پیر سیال ضیاء چشت حضرت خواجہ محمد ضیاء الحق سیالوی سجادہ نشین آستانہ مقدسہ سیال شریف کے حکم سے

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

الحمد للہ رب العالمین والصلوٰۃ والسلام علی سید الرسل و خاتم النبین وعلیٰ الہ واصحابہ واولیاء امتہ وعلماء ملتہ اجمعین وعلی من تبعھم باحسان الی یوم الدین اما بعد!

الحمدللہ! ہم اہلسنت وجماعت اللہ تعالیٰ کو وحدہ لاشریک مانتے ہیں اور اس کی ذات وصفات میں کسی کو اس کا ہمسر نہیں ٹھہراتے۔ اللہ کریم کو تمام عیوب ونقائص سے منزہ ومبرا اور تمام عظمتوں کا مالک سمجھتے ہیں تمام کتب سماوی پر ایمان رکھتے ہیں۔ حیات بعد از موت، حشر ونشر، جنت ودوزخ کو حق سمجھتے ہیں۔ نبی کریم ﷺ کو اللہ کا آخری نبی ماننے کے ساتھ ساتھ تمام سابقہ انبیاء ورسل سے افضل واعلیٰ سمجھتے ہیں اور سابقہ تمام انبیاء ورسل پر ایمان رکھتے ہوئے ان کی تعظیم وتوقیر بجالاتے ہیں۔ نبی کریم ﷺ کے تمام صحابہ کرام واہلبیت اطہار رضوان اللہ علیہم اجمعین سے بے پناہ محبت کو جزو ایمان سمجھتے ہوئے انبیاء کرام کے بعد سب سے افضل سیدنا صدیق اکبر رضی اللہ عنہ کو مانتے ہیں انہیں خلیفہ اول بلا فصل خلیفۃ الرسول برحق مانتے ہیں۔ پھر حضرت سیدنا عمر فاروق اعظم رضی اللہ عنہ کو خلیفہ ثانی برحق، حضرت سیدنا عثمان ذوالنورین کو خلیفہ ثالث برحق اور مولائے مرتضیٰ سیدنا علی کرم اللہ وجہہ کو خلیفہ رابع برحق مانتے ہیں اور اسی ترتیب سے ان میں افضلیت تسلیم کرتے ہیں اور تمام صحابہ کرام میں سے کسی ایک کی عزت وعظمت کے خلاف اشارے، کنائے یا صراحت کے ساتھ طعن وتشنیع کرنے والے کو خارج اہلسنت سمجھتے ہیں اور اسی طرح اہلبیت اطہار سے بغض رکھنے والے ہر شخص کو خارج اہلسنت سمجھتے ہیں۔ مشاجرات صحابہ میں کف لسان (خاموشی) اور ان کے فضائل ومناقب کے بیان کو شعار ایمان (نشانی) سمجھتے ہیں۔ یہ تمام عقائد حضرت سیدنا علی المرتضیٰ (۱) آئمہ اہل بیت اطہار، اجلہ تابعین (۲) آئمہ اربعہ امام اعظم ابوحنیفہ (۳) امام مالک (۴) امام احمد بن حنبل (۵) امام شافعی (۶) سیدنا شیخ عبدالقادر جیلانی (۷) حضرت داتا گنج بخش (۸) حضرت امام غزالی (۹) شیخ محی الدین ابن العربی (۱۰) امام عبدالوہاب شعرانی (۱۱) شیخ فرید الدین عطار (۱۲) حضرت مجدد الف ثانی (۱۳) حضرت شیخ عبدالحق محدث دہلوی (۱۴)۔ حضرت الشاہ احمد رضا محدث بریلی (۱۵) حضرت شاہ ولی اللہ (۱۶) حضرت شاہ عبدالعزیز محدث دہلوی (۱۷) حضور خواجہ خواجگان بہار چشت خواجہ شاہ سلیمان تونسوی (۱۸) قدوۃ السالکین حضرت خواجہ شمس الدین سیالوی (۱۹) اور حضرت شیخ الاسلام والمسلمین خواجہ محمد قمر الدین سیالوی رضی اللہ تعالیٰ عنہم اجمعین جیسے اجلہ علماء ومشائخ سے ثابت ہیں ان عقائد کا مفصلاً تذکرہ اہلسنت کے عقائد کی کتب معتبرہ مثلاً فقہ اکبر، عقیدہ طحاویہ کتاب الابانہ، شرح العقائد النسفیہ وغیرہ میں موجود ہیں اور انہیں عقائد پر ماتریدیہ اور اشاعرہ کا اتفاق ہے۔ پوری امت کی طرح یہی عقیدہ مشائخ چشت علیہم الرضوان کا بھی ہے اور اسی عقیدے کو وقت کی اہم ضرورت سمجھتے ہوئے اعلامیہ کے طور پر آستانہ مقدسہ سیال شریف کی طرف سے شائع کیا جارہا ہے تاکہ مریدین ومتوسلین اور خلفاء اور عوام اہلسنت کے لئے سند رہے۔

۱. تکمیل الایمان ۲. الطرف ۳. فقہ اکبر ۴. مؤطا امام محمد ۵. السنۃ للخلال ۶. مرام الکلام ۷. غنیۃ الطالبین ۸. کشف المحجوب ۹. احیاء العلوم ۱۰. فتوحات مکیہ
۱۱. الیواقیت والجواہر ۱۲. منطق الطیر ۱۳. مکتوبات شریف ۱۴. تکمیل الایمان ۱۵. فتاوی رضویہ ۱۶. فتاوی عزیزیہ ۱۷. عقد الجید ۱۹. مراۃ العاشقین ۲۰. انوار قمریہ

اعلامیہ پڑھنے کی سعادت پیر محمد معظم الحق معظمی سجادہ نشین خانقاہ معظم آباد شریف سرگودھا نے حاصل کی۔

زندگی نیکی اور بدی کی جنگ ھے

نحمده ونصلی ونسلم علی رسوله الکریم

اما بعد

فاعوذباللہ من الشیطن الرجیم

بسم اللہ الرحمن الرحیم

درود و سلام

الصلوۃ والسلام علیك یاسیدی یا رسول اللہ

وعلی الك واصحابك یا سیدی یا حبیب اللہ

محترم قارئین کرام! انسانی فطرت دو چیزوں یا دو خصوصیات سے مرکب ہے۔ ارادہ خیر اور ارادہ شر تخلیق انسانی کے ہمراہ ہی خیر وشر کا نظام معرض وجود میں آیا۔ اللہ تعالیٰ نے اس دنیا کو ایک امتحان گاہ بنایا۔ اس امتحان گاہ میں دونوں قوتیں کارفرما ہیں۔ دونوں میں کشمکش جاری ہے۔ امتحان میں کامیابی اور ناکامی دونوں مضمر ہیں۔ سوال یہ پیدا ہوتا ہی کہ اس امتحان گاہ کے قیام کا مقصد کیا ہے؟ تو باری تعالیٰ نے قرآن مجید میں ارشاد فرمایا۔ لیبلوکم ایکم احسن عملا ''تاکہ آزما سکے کہ تم میں سے کون اچھے اعمال کرتا ہے''۔ اگر دیکھا جائے تو کائنات کا سارا نظام اور سارا ماحول ہی نیکی و بدی سے معمور ہے۔ ہم یہ نہیں کہہ سکتے کہ فلاں جگہ بدی تو پھیل سکتی ہے مگر نیکی پروان نہیں چڑھ سکتی۔ بلکہ نظام یہ ہے کہ نیکی کو نیکی کے ماحول اور بدی کو بدی کے ماحول میں پرکھا جائے۔ یہ انسان کے لئے سوالیہ پرچہ ہے۔ اب انسان کی کامیابی کا راز صحیح معیار چننے میں ہے کیونکہ اللہ تعالیٰ نے تو دونوں کے بارے میں نصاب بھیج دیا فرمایا۔

وھدینہ النجدین اور ہم نے اسے دونوں راہیں دکھادیں۔ انسانی نفس کے حوالے سے قرآن مجید فرماتا ہے۔ فالھمھا فجورھا وتقوھا ''پھر اس کو بدکاری اور پرہیزگاری کی سمجھ عطا فرمائی''۔ اس نصاب کو انسانیت تک منتقل کرنے اور ان کی تربیت کے لئے اساتذہ کبھی انبیاء و رسل کی صورت میں مبعوث فرمائے۔ ارشاد ربانی ہے۔ کما ارسلنا فیکم رسولا منکم یتلوا علیکم ایتنا ویعلمکم الکتاب والحکمۃ ویزکیکم ''جیسا کہ ہم نے تم میں سے تم میں رسول بھیجا جو تم پر ہماری آیات تلاوت کرتا ہے۔ تمہیں کتاب وحکمت کی تعلیم دیتا ہے اور تمہیں پاک صاف کرتا ہے''۔

یہاں ''یزکیکم'' سے مراد انسانی نفوس کی تربیت کا عمل ہے جب اللہ تعالیٰ نے زمین پر انسان کو خلیفہ بنانے کا ارادہ فرمایا۔ انی جاعل فی الارض خلیفہ ''میں زمین میں اپنا نائب مقرر فرمانے والا ہوں''۔ فرشتوں نے انسان کے اجزائے ترکیبی کے پیش نظر جو اندازہ لگایا اس کے مطابق عرض کرنے لگے۔ قالوا اتجعل فیھا من یفسد فیھا ویفسك الدماء ''فرشتوں نے عرض کیا (اے پروردگار) کیا تو زمین میں ایسے کو خلیفہ بنائے گا جو فساد پھیلائے گا اور خونریزی کرے گا''۔ فرشتوں نے جو بارگاہ ایزدی میں عرض کیا وہ کچھ زیادہ غلط نہ تھا ورنہ بارگاہ الٰہی اس کو رد کر دیتی۔ بلکہ باری تعالیٰ نے فرمایا

انی اعلم مالا تعلمون میں ان اسرار کو جانتا ہوں جن کو تم نہیں جانتے۔ فرشتے اس کے ظاہر کو تو جانتے تھے مگر اس باطن کے بارے میں علم نہ تھا۔ ان کے نزدیک نیابت کا حقدار وہ تھا جو اللہ کی تسبیح و تحلیل میں مصروف عمل رہے۔ لیکن وہ نائب کیسا ہے کہ جس کو آزمایا ہی نہ جا سکے۔ فرستے نوری مخلوق ہیں ان سے حساب و کتاب نہیں لیا جائے گا۔ جبکہ حساب و کتاب اور جزا و سزا کا عمل صرف انسانوں اور جنوں کے لئے مخصوص ہے۔ یہی وجہ ہے کہ فرشتوں میں کسی رسول کو مبعوث نہیں فرمایا گیا لیکن اس کا مطلبیہ نہیں کہ ان کو انبیاء کا فیض نہیں ملتا بلکہ روزانہ ستر ہزار فرشتے بارگاہ مصطفیٰ ﷺ کے فیض سے سیراب ہوتے ہیں۔

انسان کا باطن کیا تھا؟ جس کا فرشتوں کو علم نہیں تھا۔ وہ یہ تھا کہ اللہ تعالیٰ نے انسانی نفس میں نیکی اور بدی دونوں چیزیں ودیعت کر دیں۔ اب انسانی نفس پر منحصر ہے کہ چاہے تو بدی میں ترقی کرتا ہوا ابو جہل و ابولہب بن جائے اور قرآن کے ان الفاظ کا مستحق ٹھہرے۔ لقد خلقنا الانسان فی احسن تقویم۔ ث۔ رددنه اسفل سافلین ''بلاشبہ ہم نے انسان کو احسن تقویم بنایا پھر ہم نے اس کو پست ترین حالت میں ڈال دیا''۔

یہ بھی انسانی نفس ہے جو نیکی کی مشق میں منازل طے کرتا ہوا ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ، عمر فاروق رضی اللہ عنہ، عثمان رضی اللہ عنہ و علی رضی اللہ عنہ کا دل بن جاتا ہے اور جن کے لئے کلام الٰہی پکار اٹھتا ہے۔ الذین امنوا وعولو الصلحت فلهم اجر غیر ممنون ''جو لوگ ایمان لائے اور صالح اعمال انجام دیئے پس ان کے لئے نہ ختم ہونے والا اجر ہے''۔ انسان اسی عمل کی بدولت جنت خریدتا ہے یا جہنم۔ اسی عمل سے یہ زندگی مہکتا گلشن بن جاتی ہے اور اسی عمل سے جلتی، سسکتی اور سلگتی انسانیت کا مسکن۔ بقول علامہ اقبال رحمتہ اللہ علیہ۔

عمل سے زندگی بنتی ہے جنت بھی جہنم بھی
یہ خاکی اپنی فطرت میں نہ نوری ہے نہ ناری

فرشتوں کو تو محض تسبیح و تحلیل کے لئے پیدا کیا گیا ان میں خیر ہی خیر ہے، شر کا مادہ نہیں ہے، اس لئے انہیں نیابت نہ ملی۔ جب انہوں نے خواہش ظاہر کی کہ خلافت کا حقدار انہیں ٹھہرایا جائے تو بارگاہ الٰہی سے آواز آئی کہ تمہیں تو اس مقصد کے لئے پیدا ہی نہیں کیا گیا تو خلافت کیسے سونپ دوں، یہ تو اسے دوں گا جس کی خاطر کائنات تخلیق فرمائی گئی ہے۔ جب وہ انسانوں میں سے ہے تو خلافت بھی کائنات انسانی کو ملے گی۔ انسان خود ذرا غور کرے کہ ہر چیز جس مقصد کے لئے خدا نے پیدا فرمائی ہے اس کے علاوہ وہ کوئی اور کام سرانجام دے سکتا ہے انسانی اعضاء کی مثال لیجئے۔ آنکھوں کو محض دیکھنے کے لئے، کانوں کو سننے کے لئے، زبان کو بات کرنے کے لئے، دل کو تمام انسانی نظام کو باہم مربوط رکھنے کے لئے بنایا گیا ہے، ان کا دائرہ کار مقرر ہے۔ اب اگر آنکھ سے ہم توقع کریں کہ وہ سن سکے گی، کان سے توقع کریں کہ وہ بول سکے گا تو ہماری کم عقلی ہے کیونکہ آنکھ کو تو سننے کے لئے بنایا ہی نہیں اور کان صرف سن سکتا ہے بولنا اس کے بس میں

نہیں۔اس طرح انسان کو جس مقصد کے لئے بنایا گیا فرشتوں کو اس مقصد کے لئے نہیں بنایا گیا۔اگرچہ فرستے نوری مخلوق ہیں لیکن جب ان کے سردار نے تکبر کیا تو ابلیس قرار پایا اور راندہ درگاہ ایزدی ٹھہرایا گیا۔

تکبر عزازیل راخوار کرد
بہ زندان لعنت گرفتار کرد

جو اللہ تعالیٰ نے اس کو حکم دیا کہ ملعون ہو کر یہاں سے نکل جاؤ تو اس نے عجب مکاری کا مظاہرہ کیا اور مہلت مانگی وہ کس چیز کی مہلت تھی؟ وہ مہلت یہ تھی کہ اے اللہ تعالیٰ جس طرح آج تو نے میری گمراہی پر مجھے دھتکار دیا ہے میں تیری قسم کھا کر کہتا ہوں کہ قیامت تک تیرے بندوں کو بھٹکا تا رہوں گا۔ وہ تیری نافرمانی کریں گے اور تو بھی ان انسانوں کو جن کی خاطر مجھے ملعون قرار دیا ہے دھتکار دے گا۔اللہ تعالیٰ نے فرمایا جا اور جو کر سکتا ہے کر لے مگر تیرا تیر میرے نیک بندوں تک نہیں پہنچ سکے گا۔یعنی وہ لوگ جو نیکی میں ترقی کرتے ہیں۔ بدی پر غالب آتے ہیں وہ اللہ کے مقرب بندے بن جاتے ہیں یوں انسانی تخلیق کے ساتھ ہی شیطان اور اس کے قبیلے کے لوگ ہر وقت انسانوں کی تاک میں رہتے ہیں اور اس پر وار کرنے کا کوئی موقع ہاتھ سے جانے نہیں دیتے۔قرآن مجید نے اس ضمن میں فرمایا ہے۔انہ یراکم ھووقبیلہ من حیث لا ترونھم "وہ (شیطان) اور اس کا قبیلہ تم کو اس جگہ سے دیکھتے ہیں جہاں سے تم انہیں نہیں دیکھ سکتے"۔

شیطان کے قبیلے میں انسان بھی شامل ہیں اور جن بھی۔ یہ شیاطین انسانی دل میں وسوسے ڈالتے ہیں' فریب میں مبتلا کرتے ہیں اور دیر پریشانیوں میں مبتلا کرتے ہیں اور یہ سب کام اس طرح سرانجام دیتی ہیں کہ انسان کو ان کی اصلیت کا پتہ ہی نہیں چلتا اور وہ اس کے مکروفریب کے جال میں پھنستا چلا جاتا ہے اور اس کی چالوں کے دلدل میں دھنستا چلا جاتا ہے۔اسی لئے فرمایا حیث لا ترونھم تاکہ اے انسان تم کسی ایسے شخص کے پیچھے نہ چل پڑو جو بظاہر تمہارے ساتھ اچھا اور خیر خواہ ہو اور اندر ہی اندر تمہیں پستی کی گہرائیوں میں دھکیل دے جہاں سے نکلنا دشوار ہو جائے۔ شیطان انسانی اعمال کو بہت ہی خوبصورت پھولوں کے گلدستے کی صورت میں انسان کے سامنے پیش کرتا ہے۔انسان انہی پھولوں میں گم ہو جاتا ہے۔مثلاً ایک انسان تہجد باقاعدگی سے ادا کرے' تلاوت قرآن مجید کرے مگر خدا اس کے آزمانے کے لئے اس پر کوئی مصیبت نازل کر دے اب شیطان یہ حملہ کرے گا کہ بہت عبادتیں کر لیں ہیں تجھ سے بڑھ کر نیکوکار تو ہے ہی نہ۔ تجھے آزمانے کے لئے اللہ نے مصیبت نازل کی۔اب تو بارگاہ الہٰی میں مقبول ہو گیا ہے۔اس راہ میں ترقی نہیں کرنی۔انسان مقبولیت کے نشے میں پٹڑی سے اتر جاتا ہے کیونکہ اس کی عبادت تو دکھاوا تھی جو غرور کا سبب بنی اور غرور لے ڈوبا۔

اسلام مندرجہ ذیل اخلاق کے پہلوؤں کی تلقین کرتا ہے۔ یہ صفات مومن میں ہونے چاہئے تاکہ وہ

زندگی نیکی اور بدی کی جنگ ھے

اخلاق کا نمونہ بن جائے۔ یہ صفات محبوب کریم ﷺ کی ذات اقدس میں بھی موجود تھیں۔

## خشیت الٰہی

جب کبھی زور سے ہوا چلتی ہے، آپ سہم جاتے۔ کسی ضروری کام میں ہوتے اس کو چھوڑ کر قبلہ رخ ہو جاتے اور فرماتے خدایا تیری بھیجی ہوئی مصیبت سے پناہ مانگتا ہوں۔

## محبت الٰہی

قرآن مجید نے کمال ایمان کا یہ وصف بیان کیا ہے۔ والذین امنو اشد حبا الله ''جو ایمان لائے ہیں ان کو سب سے زیادہ اللہ تعالیٰ پیارا ہے''۔ صحیح روائتوں میں ہے کہ آپ راتوں کو اتنی دیر تک نماز میں کھڑے رہتے کہ پائے مبارک پر ورم آ جاتا تھا۔

## توکل علی اللہ

توکل کے یہ معنی ہیں کہ انسان کوششوں کے نتائج اور واقعات عالم کے فیصلہ کو خدا کے سپرد کر دے۔ حضور ﷺ کا دل کبھی اضطراب و انتشار مایوسی و ناامیدی اور خوف سے آشنا نہ ہوا نہ مکہ کی تنہائیوں میں مصائب کے ہجوم میں دشمنوں کے نرغہ میں حنین واحد کے خونریز معرکہ میں ہر جگہ توکل و اعتماد علی اللہ کا ایک ہی جلوہ نظر آتا ہے۔

## صبر و شکر

رنج و غم کے متعاقب اور قوام دور کس کی زندگی میں نہیں آتے۔ لیکن انسان کے روحانی کمال کا جوہر یہ ہے کہ ایک طرف حصول مقصد اور کامیابی کے نشہ میں سرشار اور از خود رفتہ نہ ہو تو دوسری طرف، مصائب و آلام کی تلخی کو خندہ پیشانی اور کشادہ دلی کے ساتھ گوارا کر لے۔

## مداومت عمل

اخلاق کا سب سے مقدم اور ضروری پہلو یہ ہے کہ انسان جس کام کو اختیار کرے اس پر اس قدر استقلال کے ساتھ قائم رہے کہ گویا وہ اس کی فطرت ثانیہ بن جائے۔ جان رحمت ﷺ اپنے تمام کاموں میں اسی اصول کی پابندی فرماتے تھے۔ جس کام کو جس طریقہ سے جس وقت آپ ﷺ نے شروع فرمایا اس پر برابر شدت کے ساتھ قائم رہتے تھے۔ سنت وہ فعل ہے جس پر آنحضرت ﷺ نے ہمیشہ مداومت فرمائی ہے۔

## حسن معاملہ

اگرچہ عنایت فیاضی کی وجہ سے اکثر مقروض رہتے تھے۔ یہاں تک کہ وفات کے وقت بھی آپ ﷺ کی زرہ من بھر غلہ پر ایک یہودی کے ہاں گروی تھی۔ لیکن ہر حال میں حسن معاملت کا سخت

اہتمام تھا۔

## عدل وانصاف

مومن کا فرض ہے کہ وہ عدل وانصاف سے کام لے۔

## جودوسخا

جودوسخا آپ ﷺ کی فطرت تھی۔ آپ ﷺ تمام لوگوں سے زیادہ سخی تھے اور خصوصاً رمضان کے مہینہ کے مہینہ میں آپ ﷺ اور زیادہ سخاوت کرتے تھے۔ تمام عمر کسی کے سوال پر ''نہیں'' کا لفظ نہیں فرمایا۔

## ایثار

آپ ﷺ کے اخلاق وعادات میں جو وصف سب سے زیادہ نمایاں اور جس کا اثر ہر موقع پر نظر آتا تھا وہ ایثار تھا۔

## مہمان نوازی

مہمان نوازی بھی مومن کی صفت ہے۔ رحمت دو جہاں ﷺ حد درجہ مہمان نواز تھے۔

## گداگری اور سوال سے نفرت

باوجود اس کے کہ آپ ﷺ کا ابر کرم ہر وقت برستا رہتا تھا۔ تاہم کسی کے بے ضرورت شدید سوال کرنا آپ ﷺ کو سخت گراں ہوتا تھا۔ ارشاد فرماتے کہ اگر کوئی شخص لکڑی کا گھٹھہ پیٹھ پر لا دلائے اور بیچ کر اپنی آبرو بچائے تو اس سے بہتر ہے کہ لوگوں سے سوال کری۔

## عیب جوئی اور مداحی کی ناپسندیدگی

مداحی اور تعریف کو بھی (گودل سے ہو) ناپسند فرماتے تھے۔ ایک مرتبہ مجلس اقدس میں ایک شخص کا مذکور نکلا۔ حاضرین میں سے ایک شخص نے ان کی بہت تعریف کی۔ آپ ﷺ نے فرمایا تم نے اپنے دوست کی گردن کاٹی۔

## سادگی اور بے تکلفی

معمول تھا کہ مجلس سے اٹھ کر گھر میں تشریف لے جاتے تو کبھی کبھی ننگے پاؤں چلے جاتے اور جوتی وہیں چھوڑ جاتے۔ یہ اس بات کی علامت تھی کہ پھر واپس تشریف لائیں گے کھانے پینے' پہننے' اوڑھنے' اٹھنے بیٹھنے کسی چیز میں تکلف نہ تھا۔ کھانے میں جو سامنے آتا تناول فرماتے۔

## امارت پسندی سے اجتناب

اسلام رہبانیت اور جوگی پن کا سخت مخالف ہے۔ لا رھبانیته فی الاسلام۔

## مساوات

آپ ﷺ کی نظر میں امیر وغریب، صغیر وکبیر، آقا وغلام سب برابر تھے۔

## تواضع

گھر کا کام کاج خود کرتے، کپڑوں میں پیوند لگاتے، گھر میں خود جھاڑو دیتے، دودھ دوہ لیتے، بازار سے سودا لاتے، جوتی پھٹ جاتی تو خود گانٹھ لیتے۔

## تعظیم اور مدح مفرط سے روکتے تھے

آپ ﷺ فرمایا کرتے تھے کہ میری اس قدر مبالغہ آمیز مدح نہ کیا کرو جس قدر نصاریٰ ابن مریم رضی اللہ عنہا کی کرتے تھے۔

## شرم وحیا

شرم وحیاء کا اثر آپ ﷺ کی ایک ایک ادا سے ظاہر ہوتا تھا۔

## اپنے ہاتھ سے کام کرنا

اگرچہ تمام صحابہ کرام رضی اللہ عنہم آپ ﷺ کے جاں نثار غلاموں میں داخل تھے۔ باایں ہمہ آپ ﷺ خود اپنے ہاتھ سے کام کرنے کو پسند کرتے تھے۔

## دوسروں کے کام کر دینا

دوسروں کے کام آنا اور مدد کرنا بھی ایک اچھی صفت ہے۔ آپ ﷺ غریبوں، یتیموں اور مسکینوں کے کام آتے تھے۔

## عزم واستقلال

ابتداء سے انتہا تک اسلام کا ایک ایک کارنامہ جان رحمت ﷺ کے عزم واستقلال کا مظہر اتم ہے۔

## شجاعت

یہ وصف انسانیت کا اعلیٰ جوہر اور اخلاق کا سنگ بنیاد ہے۔ عزم واستقلال حق گوئی، راست گفتاری یہ تمام باتیں شجاعت ہی سے پیدا ہوتی ہیں۔

## راست گفتاری

راست گفتاری پیغمبر کی ایک ضروری صفت ہے۔

## ایفائے عہد

آپ ﷺ کی ایک ایسی عام خصوصیت تھی کہ دشمن بھی اس کا اعتراف کرتے تھے۔

## زہد وقناعت

یہ بھی آپ ﷺ کی صفت تھی۔

## عفو وحلم

معاف کر دینا بڑی صفت ہے اس طرح حلم اور عاجزی بھی خوبی ہے۔

## دشمنوں سے عفو و درگزر اور حسن سلوک

انسان کے ذخیرہ اخلاق میں سب سے زیادہ کمیاب' نادرالوجود چیز دشمنوں پر رحم اور ان سے عفوودرگزر ہے۔ دشمنوں سے انتقام کا سب سے بڑا موقع فتح حرم کا دن تھا لیکن آپ ﷺ نے ان سب کو یہ کہہ کر چھوڑ دیا ''تم پر کوئی ملامت نہیں جاؤ تم سب آزاد ہو''۔

## بچوں پر شفقت

بچوں پر نہایت شفقت کرتے تھے اور راہ چلتے بچوں سے سلام میں پہل کرتے تھے۔

## غلاموں سے سلوک

غلاموں پر خصوصی شفقت فرماتے اور جو خود پسند کرتے ان کے لئے بھی وہی پسند فرماتے تھے۔

## مستورات کے ساتھ برتاؤ

اسلام دنیا کا سب سے پہلا مذہب ہے جس نے عورتوں کی حق رسی کی اور عزت ومنزلت کے دربار میں ان کو مردوں کے برابر جگہ دی۔

## حیوانات پر رحم

حیوانات پر نہایت رحم فرماتے تھے۔

## رحمت ومحبت عام

شاہ خوباں ﷺ کی ذات پاک تمام دنیا کے لئے رحمت بن کر آئی تھی۔ امن کے شہنشاہ ﷺ کو خدا وندازل ہی نے خطاب کیا۔ وما ارسلنك الا رحمته للعالمين۔

## رقیق القلبی

رحمت دوجہاں ﷺ نہایت رحم دل اور رقیق القلب تھے۔

## عیادت وتعزیت وغمخواری

بیماروں کی عیادت میں دوست ودشمن' مومن وکافر کسی کی تخصیص نہ تھی۔

## لطف طبع

کبھی کبھی ظرافت کی باتیں فرماتے ایک دفعہ حضرت انس رضی اللہ عنہ کو پکارا تو فرمایا ”او دو کان والے“۔

## اولاد سے محبت

اولاد سے نہایت محبت تھی۔

## حقوق العباد

اسلام حقوق العباد کی پاسبانی کی تعلیم دیتا ہے۔

محبوب کریم ﷺ کی مندرجہ بالا صفات پر عمل پیرا ہو کر ہم اخلاق کا اعلیٰ نمونہ بن سکتے ہیں۔ اسلام کے نظام اخلاق میں مندرجہ بالا صفات بڑی اہمیت کی حامل ہیں۔

محبوب کریم ﷺ کی ذات گرامی جامع صفات و کمالات ہے۔ آپ ﷺ سیدالانبیاء ہیں، محسن انسانیت ہیں، مصلح اعظم ہیں، امن عالم کے سب سے بڑے داعی و پیامبر ہیں، مثالی مدبر و منتظم و رہنما ہیں، بہترین شارع و مقنن ہیں، بے نظیر منصف و قاضی ہیں، مثالی جرنیل اور اعلیٰ درجے کے سپہ سالار ہیں، نفاست و نظافت اور پاکیزگی و شائستگی کا سبق دینے والے ہیں، معاشی و اقتصادی، معاشرتی و تمدنی، سیاسی و قانونی، تعلیمی و تربیتی، تجارتی صنعتی امور غرضیکہ زندگی کے ہر ہر گوشے میں رہنمائی اور زریں اصول عطا فرمانے ہیں ہیں لیکن آپ ﷺ کی ذات ستودہ صفات میں صفت و کمال کا جو جو ہر سب سے نمایاں اور درخشاں نظر آتا ہے وہ یہ ہے کہ آپ ﷺ متمم اخلاق ہیں یعنی اخلاق حسنہ کی تکمیل فرمانے والے ہیں۔ یہ جوہر آپ ﷺ کی تعلیمات میں اس قدر روشن اور تابناک نظر آتا ہے کہ پوری تاریخ ادیان عالم جو پوری تاریخ عالم میں اس کی مثال نہیں ملتی۔ آپ ﷺ نے تعلیمات اخلاق کو منتہائے کمال تک پہنچایا لیکن صرف نظری طور پر نہیں بلکہ اپنے حسن عمل سے جوہر اخلاق کو اس درنکھار کر پیش کیا گیا کہ بارگہ صمدیت سے آپ ﷺ کو ہدیہ تحسین پیش کیا گیا۔ ارشاد خداوندی ہے۔ انك لعلیٰ خلق عظيم۔

نبی اکرم ﷺ نے اخلاق حسنہ کو کس قدر اہمیت دی ہے اس کا اندازہ آپ ﷺ کے اس ارشاد سے واضح ہوتا ہے جس میں آپ ﷺ نے فرمایا۔ بعث لاتمم حسن الاخلاق ”کہ مجھے اس وسیع کائنات میں اتمم اخلاق بنا کر بھیجا گیا ہے“ یعنی میری بعثت کا مقصد یہ ہے کہ میں اخلاق حسنہ کی تکمیل کروں۔ آپ ﷺ کے اسی ارشاد سے ہی آج کا عنوان ماخوذ ہے۔

اس مختصر سی تمہید کے بعد بیان کرنا ضروری معلوم ہوتا ہے کہ اخلاق سے کیا مراد ہے۔ اخلاق لفظ خلق کی جمع ہے۔ خلق کا مفہوم بیان کرتے ہوئے اور لفظ خلق سے اس کا فرق و امتیاز بیان کرتے ہوئے امام راغب اصفہانی رحمۃ اللہ علیہ لکھتے ہیں کہ خلق ہیت و شکل انسانی کے ساتھ خاص ہے اور محاسن خلق کا مشاہدہ

نگاہ کرتی ہے جبکہ محاسن خلق کا احساس بصیرت سے ہوتا ہے۔

امام غزالی رحمتہ اللہ علیہ نے اپنی شاہکار تصنیف ''احیاءعلوم الدین'' میں خلق کی تعریف ان الفاظ میں بیان کی ہے۔ ''خلق نفس کی اس ہیت راسخہ کا نام ہے جس سے تمام افعال بلا تکلف صادر ہوں۔ اگر برے اور قابل مذمت ہوں تو اس ہیت کو خلق بد کہتے ہیں'' اپنی دوسری تصنیف ''میزان العمل'' میں خلق کی وضاحت کرتے ہوئے امام غزالی رحمتہ اللہ علیہ فرماتے ہیں۔ حسن خلق اس کا نام ہے کہ وہ تمام بری عادتیں ترک کردی جائیں جن کی تفصیل شروع میں بیان کی گئی ہیں اور ان کے مقابلے میں تمام اچھی عادتوں کو اس طرح اپنا لیا جائے کہ طبیعت ان کی طرف گونہ کشش اور شوق محسوس کرنے لگے اور تمام بری عادتوں سے متنفر ہو کر نیک عادتوں کو ترجیح دینے میں خوشی اور تسکین پائے''۔

گویا امام غزالی رحمتہ اللہ علیہ کے نزدیک بقول ڈاکٹر ذکی مبارک ''نفس کو شریعت اسلامیہ کے ساختہ و پرداختہ قالب میں ڈھالنا اور انبیاء وصدیقین' شہدا' صوفیہ اور دوسرے علمائے اسلام کے نقش قدم کی طرف نفس کو مائل و راغب کرنے کا نام اخلاق ہے''۔ حسن خلق کی سب سے مختصر اور جامع تعریف امام ترمذی رحمتہ اللہ علیہ نے حضرت عبداللہ بن مبارک رضی اللہ عنہ سے روایت کی ہے۔ آپ نے فرمایا ھو طلاقتہ الوجدو بذل المعروف وکف الاذی ''انسان ہر ایک سے خندہ پیشانی سے پیش آئے' لوگوں سے بھلائی کرے اور انہیں کسی قسم کی اذیت دینے سے مجتنب رہے''۔ علامہ ابن قیم رحمتہ اللہ علیہ نے بحث کو سمیٹتے ہوئے بڑی پتے کی بات کہی ہے وہ فرماتے ہیں۔ ''دین اسلام خلق ہی کا دوسرا نام ہے اور تصوف کی حقیقت بھی خلق کے علاوہ کچھ اور نہیں پس جو شخص جس قدر اخلاق حسنہ کا مالک ہے اس قدر دین اور تصوف میں بھی بلند ہے''۔

علامہ ابن قیم رحمتہ اللہ علیہ کا یہ ارشاد غالباً اس ارشاد نبوی ﷺ کی طرف اشارہ ہے کہ رحمت دو جہاں ﷺ سے ایک شخص نے متعدد بار یہی استفسار کیا کہ ماالدین (دین کیا ہے) آپ ﷺ نے ہر بار فرمایا حسن الخلق۔ ان تمام توضیحات سے یہ امر روز روشن کی طرح عیاں ہو جاتا ہے کہ خلق کا لفظ انتہائی وسعتوں کا حامل ہے اور پوری زندگی کو محیط ہے۔ حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا سے جب نبی اکرم ﷺ کے اخلاق سے متعلق پوچھا گیا تو آپ نے فرمایا۔ کان خلقه القران (ابوداؤد' باب صلوۃ اللیل)۔ اس ارشاد سے جہاں ایک طرف لفظ خلق کی وسعتوں اور ہمہ گیری کی نشاندہی ہوتی ہے دوسری طرف یہ امر بھی واضح ہو جاتا ہے کہ رحمت کائنات ﷺ کے اخلاق عالیہ تمام تعلیمات قرآن کی حسین تعبیر تھے یعنی تمام احکام قرآنیہ کی بطریق احسن تعمیل محبوب کریم ﷺ کی سیرت طیبہ میں سمٹ آئی تھی۔ کسی شے کی قدر و قیمت کا صحیح اندازہ اس بات سے کیا جاتا ہے کہ اسے کیا اہمیت یا حیثیت دی گئی ہے اسلام میں اخلاق کی قدر و قیمت کا اندازہ شاہ خوباں ﷺ کے ان ارشادات سے بخوبی ہو سکتا ہے۔ آپ ﷺ نے فرمایا ان من احیعکم الی احسنکم اخلاقا

ان من خیارکم احسنکم اخلاقا

ان ثقل شئی مایوضع فی میزان المومن یوم القیامة خلق حسن

اکمل المؤمنین ایمانا احسنهم اخلاقا

مذکورہ احادیث میں اخلاق کو بارگہ رسالت میں تقریب کا باعث انسانیت کی کسوٹی میزان عمل میں اخلاق کا دیگر اعمال سے وزنی ہونا حتی کہ اسے ایمان کی اکملیت کا معیار قرار دیا گیا ہے حدیث میں آتا ہے کہ حضرت نواس بن سمعان رضی اللہ عنہ کے استفسار میں کہ نیکی کیا ہے۔ آپ ﷺ نے فرمایا حسن خلق۔ حضرت معاذ رضی اللہ عنہ نے آپ ﷺ سے وصیت اور نصیحت کی تلقین کے لئے درخواست کی۔ آپ ﷺ نے انہیں لوگوں کے ساتھ حسن خلق سے پیش آنے کے لئے فرمایا۔ یا معاذاحسن خلقك للناس ۔ بے شمار لوگ اس دنیوی زندگی فقر و فاقہ سے بسر کرنے پر مجبور ہوتے ہیں اور انفاق فی سبیل اللہ کی نعمت سے محروم رہتے ہیں۔ رحمت دو جہاں ﷺ نے اس کی تلافی فرمادی اور ارشاد فرمایا۔ انکم ان تسموالناس باموالکم فسعوهم بسط الوجه وحسن الخلق کہ ''لوگوں کو مال دینے میں پورے نہیں اتر سکتے لہذا ان کے ساتھ خندہ پیشانی اور حسن خلق سے پیش آیا کرو''۔

قرآن حکیم میں تعلیمات اخلاق اس قدر بسط و تفصیل سے بیان ہوئی ہیں کہ اس مختصر سے وقت میں ان کا احاطہ مشکل ہی نہیں ناممکن ہے۔ ان فضائل اخلاق کا اگر سرسری سا جائزہ لیا جائے تو انسان انگشت بدنداں اور دم بخود رہ جاتا ہے۔ زندگی کا کوئی گوشہ ایسا نہیں جس میں بناض فطرت نے رہنمائی نہ فرمائی ہو اور فضائل اخلاق اپنانے کی تلقین نہ کی ہو۔ صبر، شکر، توکل، قناعت، اخلاص، صدق، امانت، عفو، احسان، ایثار، جرأت و استقامت، ثابت قدمی، سعی و کوشش، پابندی وقت، چال، آواز اور گفتار میں نرمی، علم، آراستگی، ایفائے عہد، تواضع، شیریں کلامی، سودت و رحمت، صلہ رحمی، اتفاق و انفاق، اقارب، یتامی، مساکین اور مسافروں سے نیک سلوک، اصلاح بین الناس، حسن معاشرت، آداب مجلس، آداب اذان، آداب عفت و پاکبازی اور عدل و انصاف وہ اخلاق عالیہ ہیں جنہوں نے تہذیب و اخلاق سے عاری عرب معاشرے کو صرف بیس (۲۰) سال کے عرصے میں ایک ایسے سانچے میں ڈھالا کہ وہ پوری عالم انسانیت کے لئے معلمین تہذیب و اخلاق بن گئے۔

محاسن اخلاق کی تعلیم کے ساتھ ساتھ قرآن حکیم میں رذائل اخلاق سے بچنے کی تلقین کی گئی ہے۔ چنانچہ جھوٹ افتراء، بہتان، قول بے عمل، فضول شعر گوئی، ریاکاری، خوشامد، شہوت، رغونت، تکبر، حرص، بخل، اسراف، حسد، بدگوئی، بزدلی، بدکاری، مایوسی، سرمایہ پرستی، استہزاء، فحشاء، نافرمانی، تعصب، ہوائے نفس کی پیروی وغیرہ وہ رذائل اخلاق ہیں جن کی قرآن حکیم نے نشاندہی کی ہے اور آج مختلف اقوام میں ان کے عمل دخل سے انسانیت کی فلاح وسعادت کو ذات وضلالت کے گہرے غار میں دفن کردیئے ہیں۔

اخلاق کا مفہوم و مطلب اس کی اہمیت اور اس کے فضائل و رذائل کے مختصر سے تعارف کے بعد یہ

زندگی نیکی اور بدی کی جنگ ھے

ضروری معلوم ہوتا ہے کہ اس امر کو واضح کیا جائے کہ جب تمام ادیان میں بنیادی طور پر تعلیمات اخلاق موجود ہیں تو اس میں اسلام اور پیغمبر اسلام کی کیا خصوصیت ہے۔ یہ ایک مسلمہ حقیقت ہے کہ اسلام نے دیگر ادیان کی طرح کبھی بھی یہ نہیں کہ وہی اور صرف وہی ہدایت ربانی کا امین ہے بلکہ اسلام تو مصدقھلما معکم کے ارشاد باری کے مطابق پہلی اقوام کو ہدایت ربانی پہنچنے کی تصدیق و تائید کرتا ہے۔ لفظ اتمم میں اسی امر کی طرف اشارہ ہے کہ اخلاق اگرچہ پہلی اقوام اور دیگر فرمان میں کسی نہ کسی صورت میں موجود ہیں لیکن نبی اکرم ﷺ نے اخلاق کریمہ کو درجہ تکمیل تک پہنچا دیا۔ چنانچہ جس طرح قرآن حکیم تمام ہدایت ربانی کا نچوڑ ہے اور اس نے وہی ربانی کو درجہ کمال تک پہنچا دیا۔ جس طرح اسلام دین کامل اور اکمل اور آخری دین ہے جس کا مژدہ ارشاد ربانی الیوم اکملت لکم و بینکم میں سنایا گیا ہے۔ جس طرح نبی اکرم ﷺ خاتم النبیین ہیں اور آپ ﷺ کے بعد قیامت تک کوئی نیا نبی ظہور پذیر نہ ہوگا اور آپ ﷺ نے درجہ نبوت کو اس درجہ کمال پر حاصل کیا ہے اسی طرح قرآن حکیم اور ارشادات نبوی ﷺ پر مبنی تعلیمات اخلاق اپنے منتہائے کمال پر پہنچ گئی ہیں اور اب قیامت تک آنے والی نسلوں میں کوئی مفکر ایسا نظریہ اخلاق پیش کر ہی نہیں سکتا جو اسلامی نظریہ اخلاق پر فوقیت کا حامل ہو۔

جان رحمت ﷺ نے مسیحی اخلاق کی طرح ایک مفصل اخلاق کی تعلیم نہیں دی بلکہ افراط و تفریط سے دور اور میانہ روی پر مبنی ایک تعمیری اور عمل اخلاق کی تعلیم دی۔ جس میں نہ تو شریعت یہود کی سی سختی ہے اور نہ ہی مسیحی بدھ اور ہندو دینی تعلیمات کی طرح نرمی ہی نرمی ہے۔ خلق محمدی ﷺ کے نمونے شاہ خوباں ﷺ کی جملہ تعلیمات اخلاق محض فکری اور نظری نہ تھیں۔ آپ ﷺ خود ان پر بطریق احسن عمل پیرا ہو کر امت مسلمہ کے لئے اسوہ حسنہ ثابت ہوئے۔ آپ ﷺ کی پوری زندگی محاسن اخلاق کی آئینہ دار ہے۔

چمنے که تا قیامت گل او بہار بادا
صنمے که در جمالش دو جہاں نثار بادا

فخر رسل، محسن انسانیت، سید البشر نبی اکرم ﷺ اپنے قوم و فعل گفتار و کردار میں خلق مجسم، حد درجہ متحمل مزاج اور رحیم و شفیق تھے۔ صلح نامہ حدیبیہ کے موقع پر "من محمد رسول الله" کے بجائے "من محمد بن عبدالله" کے لکھے جانے پر راضی ہو جانا فتح مکہ کے موقع پر خون کے پیاسے دشمنوں کو لا تثریب علیکم الیوم کا پیغام رحمت دینا۔ قریش کی دل داری کی خاطر بیت اللہ کی عمارت کو بناء ابراہیمی پر از سر نو استوار کرنے کے بجائے اسی حالت میں باقی رہنے دینا۔ امیر حمزہ رضی اللہ عنہ کے قاتل وحشی کو معاف کر دینا، سفا کی کی بدترین مثال پیش کرنے والی ہندہ کو عفو و درگزر سے نوازن، آپ ﷺ کے جانی دشمن ابوجہل کے بیٹے عکرمہ رضی اللہ عنہ کو نادم سر جھکائے بارگاہ رسالت میں حاضر ہونے پر کمال شفقت سے پیش آنا، مشرکین کی سنگساری سے زخمی ہونے پر بددعا کی بجائے اللھم اھدقومی فاانھم لا یعلمون کے الفاظ سے ان کے حق میں دعا کرنا، جنگ میں بوڑھوں، عورتوں اور بچوں سے نیک سکول کی

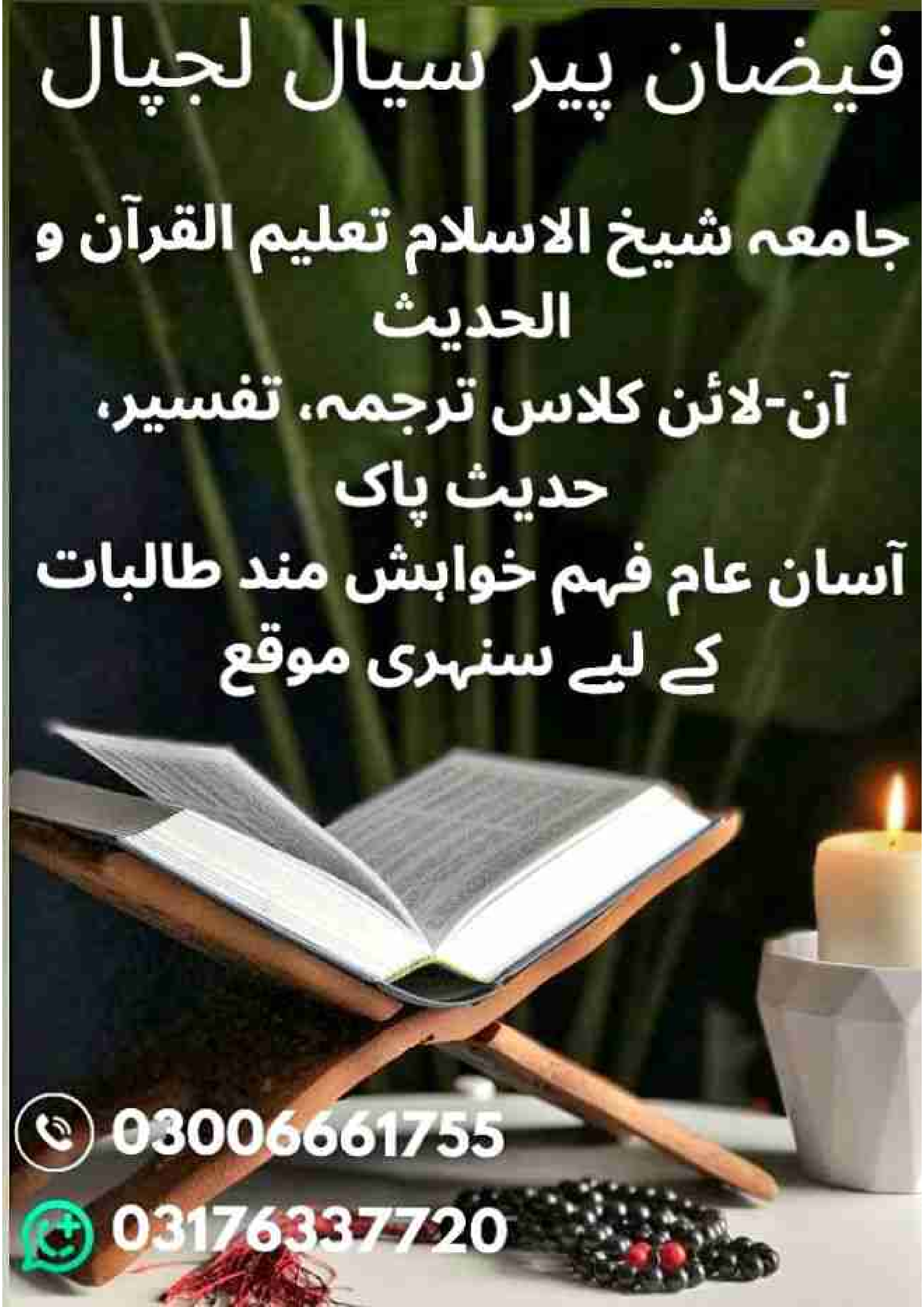
تلقین کرنا' سایہ دار پھل دار درختوں کو ضائع کرنے سے روکنا' بیوگان' یتامی و مساکین کا خیال رکھنا' مزدور کی مزدوری ان کا پسینہ خشک ہونے سے پہلے دینے کی تلقین فرمانا' غلاموں کو بند غلامی سے آزاد کرنے کی رغبت دلانا' الخلق عیال اللہ کہہ کر پوری مخلوق خدا کے ساتھ بلاتفریق مذہب وملت نیکی اور بھلائی سے پیش آنا یہ رحمۃ للعالمین' رؤف ورحیم اور خُلق مجسم ہونے کی وہ روشن مثالیں ہیں جن کی نظیر تاریخ عالم پیش کرنے سے قاصر ہے۔

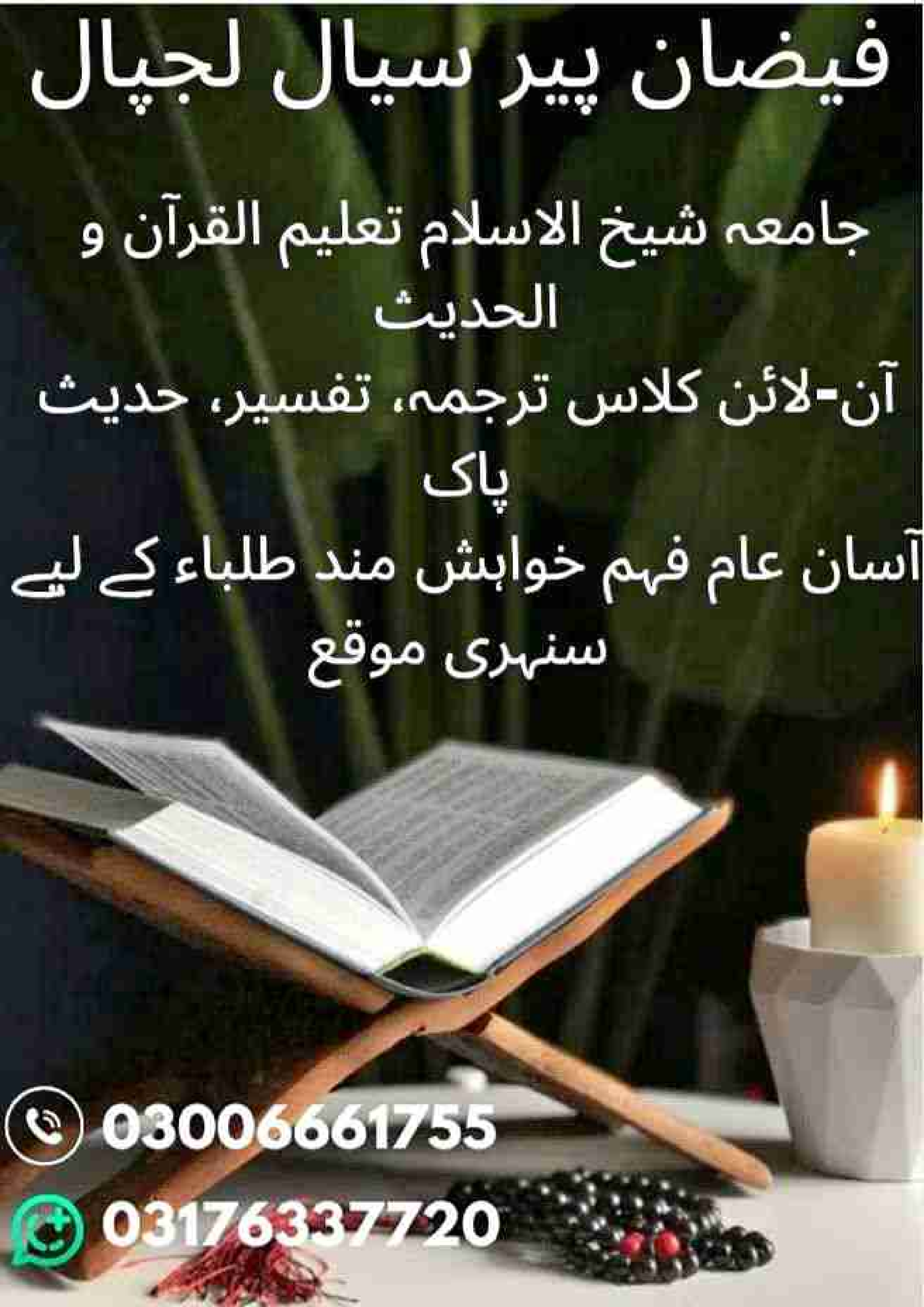
اللہ تعالیٰ ہمیں مقام محبوب ﷺ سمجھنے اور آپ ﷺ کے نقش قدم پر چلنے کی توفیق عطا فرمائے۔

آمین بجاہ سید المرسلین یٰسین و طٰہٰ

امیدوار شفاعت محبوب کریم ﷺ

حافظ محمد زمان خان چشتی سیالوی


فیضان پیر سیال لجپال
جامعہ شیخ الاسلام تعلیم القرآن و
الحدیث
آن-لائن کلاس ترجمہ، تفسیر،
حدیث پاک
آسان عام فہم خواہش مند طالبات
کے لیے سنہری موقع
03006661755
03176337720


فیضان پیر سیال لجپال
جامعہ شیخ الاسلام تعلیم القرآن و
الحدیث
آن-لائن کلاس ترجمہ، تفسیر، حدیث
پاک
آسان عام فہم خواہش مند طلباء کے لیے
سنہری موقع
03006661755
03176337720

# فیضان پیر سیال لجپال




03006661755

03176337720

# فیضان پیر سیال لجپال

یہاں پر ہر قسم کی بیماری، ہر کام، مردوں عورتوں کے پوشیدہ امراض، آسیب جادو ٹونہ، اولاد کا نہ ہونا، شادی میں رکاوٹ، کاروباری بندش ہر کام قرآنی عملیات و تعویذات و اسلامی طبی اصولوں کے عین مطابق کیا جاتا ہے

جامعہ شیخ الاسلام آستانہ عالیہ چشتیہ زمانیہ
نیو پٹھان والا جنگ روڈ فیصل آباد

اوقات ملاقات

عصر تا عشاء فون پر وقت لے کر تشریف لائیں

03006661755

03176337720

بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمَ

یوں عشق محبوب ﷺ مرا دم ساز ہوا ہے
لگتا ہے کہ اب عمر کا آغاز ہوا ہے

# چیف آرگنائزر بزم عشاق

حضرت علامہ حافظ محمد زمان خان چشتی سیالوی کی عالمانہ، عارفانہ، عاشقانہ چند تحریریں

| | | | |
|---|---|---|---|
| ☆ | وسیلہ محبوب ﷺ | ☆ | ادب و تعظیم محبوب ﷺ |
| ☆ | گریہ محبوب ﷺ | ☆ | نور الہدیٰ ﷺ |
| ☆ | عشق خیر الوری ﷺ | ☆ | عجب چیز ہے لذت آشنائی |
| ☆ | اطاعت محبوب ﷺ | ☆ | شمس الضحیٰ ﷺ |
| ☆ | شان غوث اعظم رحمۃ اللہ علیہ | ☆ | صاحب الجود والکرم ﷺ |
| ☆ | راحت دو جہاں ﷺ | ☆ | اسلام میں دل جوئی کا مقام |
| ☆ | لفظ ولی کا معنیٰ و مفہوم | ☆ | اسلام میں دل شکنی جائز نہیں |
| ☆ | عقیدت کے پھول | ☆ | کیا وسیلہ سے مانگنا جائز ہے |
| ☆ | آئینہ جمال کبریاء ﷺ | ☆ | وسیلتنا فی الدارین ﷺ |
| ☆ | بنا کے مصور نے توڑا قلم | ☆ | جب بھی مانگو وسیلے سے مانگو |
| ☆ | محبت اور علامات محبت | ☆ | کون کہتا ہے وسیلہ سے مانگنا جائز نہیں |
| ☆ | صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کے عقائد | ☆ | وبا لو الدین احسانا |
| ☆ | عشق است امام من | ☆ | آنچہ خوباں ہمہ دارند |
| ☆ | رحمت دو جہاں ﷺ | ☆ | اہل ایمان سلام کہتے ہیں؟ |
| ☆ | پیکر حسن و جمال ﷺ | ☆ | اسمائے محبوب ﷺ |

| | | | |
|---|---|---|---|
| ☆ | فضائل رمضان وقرآن مجید | ☆ | انما المؤمنون اخوه |
| ☆ | روزہ کے طبی فوائد | ☆ | خیر کم من تعلم القرآن وعلمه |
| ☆ | فضیلت علم اور صاحب علم | ☆ | محبت الٰہی کے ثمرات |
| ☆ | قرآن مجید ایک نعت مسلسل ہے | ☆ | نور بشر کی وضاحت |
| ☆ | ہر گل، ہر شجر میں محمد ﷺ کا نور | ☆ | میرے مرشد لجپال |
| ☆ | عظمت مصطفیٰ ﷺ | ☆ | خطبات زماں (1 تا 12) |
| ☆ | امتی تیری قسمت پہ لاکھوں سلام | ☆ | مقالات زماں (1 تا 10) |
| ☆ | حقوق مصطفیٰ ﷺ | ☆ | مقالات عشق رسول ﷺ |
| ☆ | ورفعنالك ذكرك | ☆ | مقالات سیرت محبوب ﷺ |
| ☆ | سلطان دو جہاں ﷺ | ☆ | مقالات صورت محبوب ﷺ |
| ☆ | نسبت محبوب ﷺ | ☆ | محبت کی لازوال داستاں |
| ☆ | جان ایماں ﷺ | ☆ | مساوات محبوب ﷺ |
| ☆ | روح ایماں ﷺ | ☆ | شاید کہ اتر جائے ترے دل میں میری بات |
| ☆ | مسلمانوں کے حقوق | | تم سے کیا محبت ہوگئی |
| ☆ | افضل الخلق ﷺ | | جیسے میرے محبوب ہیں ایسا نہیں کوئی |
| ☆ | احسن الخلق ﷺ | ☆ | کھنچتی ہے کھال کٹتی ہے گردن |
| ☆ | اول الخلق ﷺ | | عشق ہے تماشہ نہیں ہے |
| ☆ | پیکر نور ﷺ | ☆ | صبر حسین بھی ہے عشق |
| ☆ | تذکرہ حسن محبوب ﷺ | | صدق خلیل بھی ہے عشق |
| ☆ | اسلام میں دوستی کا تصور | ☆ | دن تو تیرے ہی تصور میں گزر جاتا ہے |
| ☆ | علم کی فضیلت واہمیت قرآن و | ☆ | عارفانہ تقریریں |

| | | | |
|---|---|---|---|
| | حدیث کی روشنی میں | ☆ | پیام محبت |
| ☆ | اخلاق سے کام لو گر دل جیتنے ہیں | ☆ | وہ مصور کیسا ہوگا؟ |
| ☆ | نظام مصطفیٰ ﷺ ہی میں امن و | ☆ | اہل دل |
| | سکون ہے | ☆ | صحیفہ عشق |
| ☆ | جنت کے مالک | ☆ | عقل و عشق |
| ☆ | جہنم کا ایندھن | ☆ | عشق اور اہل عشق |
| ☆ | قلب سلیم | ☆ | ذوق زماں |
| ☆ | آداب محبت | ☆ | خیال زماں |
| ☆ | اسلاف کا جذبہ ایثار | ☆ | باب عشق |
| ☆ | اسلاف کا شوق علم | ☆ | داستان عشق |
| ☆ | اسلاف کا اخلاق | ☆ | شمع اور پروانے |
| ☆ | اسلاف کا عشق | ☆ | فضائل و مسائل نماز |
| ☆ | حقیقت عظمت | ☆ | نماز کے طبی فوائد |
| ☆ | حقیقت عشق (۱ تا ۴) | ☆ | نماز کے روحانی فوائد |
| ☆ | حقیقت انساں | ☆ | فضائل قرآن مجید |
| ☆ | عشق کی باتیں | ☆ | سوز محبت |
| ☆ | دیوان عشق | ☆ | اعزاز محبت |
| ☆ | بخشش کے بہانے | ☆ | حقیقی محبت |
| ☆ | عاشقانہ تقریریں | ☆ | حلاوت ایمان |
| ☆ | عالمانہ تقریریں | ☆ | حقیقت ایمان |
| ☆ | درس محبت | ☆ | دعوت فکر |

| | | | |
|---|---|---|---|
| ☆ | بیانِ عشق ومحبت | ☆ | جنت اور اہل جنت |
| ☆ | مدارج عشق ومحبت | ☆ | احترام سادات |
| ☆ | کرامات اولیاء | ☆ | دنیا میں جنت |
| ☆ | محبت ومحبوبیت | | میری پسند |
| ☆ | ماں کی عظمت | ☆ | روحانی حکایات |
| ☆ | محبت کی نہیں جاتی ہو جاتی ہے | ☆ | ،گلدستہ حکایات |
| ☆ | علماء کا شرعی مقام اور معاشرتی حیثیت | ☆ | لو میرج کی شرعی حیثیت |
| ☆ | صحابہ کرام رضی اللہ عنہم اور عشق | ☆ | صوفیاء اور عشق |
| ☆ | علماء اور عشق | ☆ | شعراء اور عشق |
| ☆ | خواص اور عشق | ☆ | عوام اور عشق |
| ☆ | حلاوت ایمان | ☆ | سلطان دو جہاں ﷺ |
| ☆ | اعزازِ محبت | ☆ | مدارجِ اہل علم |
| ☆ | عشق حقیقی ومجازی | ☆ | راہِ رسمِ عشق ومحبت |
| ☆ | صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کا معیارِ ادب ومحبت | ☆ | حسین محبوب ﷺ کا حسین تذکرہ |
| ☆ | تاجدار عشق | ☆ | زلفوں کے اسیر |
| ☆ | تجھ سا حسین کوئی نہیں | ☆ | جان کائنات ﷺ |
| ☆ | باعث تسکینِ دل وجان ﷺ | ☆ | عامل اور عملیات |
| ☆ | حُسن ایماں | ☆ | معجزات انبیاء علیہم السلام |
| ☆ | زندگی آمد برائے بندگی | ☆ | میرے محسن |